سوال

کیتھولک مذہب کی عورت خاوند کو ناپسند کرنے کی وجہ سے طلاق لیکر مسلمان مرد سے شادی کرنا چاہتی ہے

جواب

لحمد للہ.

ل :

سلام کے احکام کے متعلق جاننے پر ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں، اور ہم امید کرتے ہیں کہ آپ کا اسلام پر بھروسہ کرنا دین اسلام قبول کرنے کا باعث اور سبب بن جائے، اور آپ دین اسلام کے احکامات پر عمل کر کے اپنی زندگی بسر کریں، ہمیں آپ کی کلام سے یہ محسوس ہوا ہے کہ آپ حسن اخلاق کی ماَ

م :

دی جس نے آپ ک واس نوجوان کے ساتھ مربوط کیا یہ باطل و ناجائز ہے، کیونکہ آپ شادی شدہ تھیں اور شادی شدہ عورت کا کسی دوسرے شخص سے نکاح کرنا صحیح نہیں.

ر سبحانہ و تعالی نے حرام کردہ عورتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے :

ی پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور بھائی کی لڑکیاں اور بہن کی لڑکیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہو اور تمہاری وہ پرورش کردہ لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں، تمہاری ان عورتوں سے جن سے تم دخول کر چکے ہو، ہاں اگر تم نے ان سے جماع نہ کیا ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں اور تمہارے صلبی سگے

ں شادی شدہ عورتیں بھی حرام ہیں جو اپنے خاوند کے نکاح میں ہوں.

قسم کے مسلمان شخص سے بہت تعجب ہو رہا ہے کہ وہ اپنے دین سے اس حد تک جاہل ہے، چنانچہ اس شادی کی کوئی قیمت نہیں، یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسی شادی ہوئی ہی نہیں، اور جس دن سے یہ عقد ہوا تھا اسی وقت سے باطل ہے.

ں بنا پر آپ اس نوجوانکی بیوی ہی نہیں ہیں.

م :

بیوی اگر اپنے خاوند کو ناپسند کرتی ہو تو اس کے لیے طلاق طلب کرنا جائز ہے، اور وہ اس کے ساتھ ازدواجی زندگی نہیں گزار سکتی، اور اگر وہ اس کے ساتھ رہتی ہے تو خاوند کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کا باعث بنے گی، اور اس کے ساتھ اکثر جھگڑا ہونے لگے گا، اور اگر وہ اس کو طلاق نہیں دیتا تو پھر بیوی کے

ں شریعت کے محاسن میں شامل ہوتا ہے، اور اس طلاق کی مشروعیت کی بنا پر ہماری شریعت پر بہت طعن کیا جاتا ہے، حالانکہ واقع یہ ثابت کرتا ہے کہ یہ دونوں چیزیں ہماری شریعت کے محاسن میں شامل ہوتا ہے.

نچہ بعض اوقات تو ان جھگڑوں میں طلاق بہترین حل ہوتا ہے جن میں صلح نہیں ہو سکتی.

ح ہماری شریعت اسلامیہ نے مرد کے لیے اس کا حل طلاق بنایا ہے، تو اسی طرح عورت کے لیے اس کا حل خلع بنایا ہے.

آپ شریعت اسلامیہ کے ان محاسن پر غور کریں اور اپنی حالت کے متعلق سوچیں کہ آپ اس وقت اپنے خاوند کے ساتھ رہنے پر مجبور ہیں، کیونکہ آپ کا دین طلاق کی اجازت نہیں دیتا، لہذا آپ یہ دیکھیں کہ کونسی چیز حکمت و عقل کے قریب ہے ؟

ں کہ یہ چیز آپ کو اسلام کے متعلق مزید تحقیق کرنے کی ترغیب دے گا، تا کہ آپ دین اسلام کی امتیازات سے واقف ہو سکیں، اور یہ جان لیں گی یہی دین اسلام ہی دین حق ہے، چنانچہ دین اسلام کے قبول کرنے کے لیے آپ کا شرح صدر ہو گا.

م :

، آپ کو اپنے خاوند سے طلاق ہو جائے تو پھر آپ اس مسلمان شخص یا پھر کسی اور کے ساتھ شادی کر سکتی ہیں، لیکن اس میں ایک شرط ہے کہ یہ شادی عدت گزرنے کے بعد ہو.

ںرت طلاق کی ابتدا سے تین حیض ہے، یا پھر اگر آپ حاملہ ہوں تو وضع حمل، ہم یہاں تنبیہ کرتے ہیں کہ عدت کے دوران شادی کرنا ہماری شریعت باطل ہے اور صحیح نہیں.

م :

کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے خاوند کو دوسری یا تیسری یا چوتھی شادی کرنے سے روکنا جائز نہیں، اللہ سبحانہ و تعالی نے مرد کے لیے چار عورتوں سے شادیاں کرنا مباح قرار دیا ہے.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کے لیے کسی دوسری عورت کو طلاق دینے کی شرط رکھنے سے منع فرمایا ہے"

بر (2727) صحیح مسلم حدیث نمبر (1413).

ب مرد دوسری شادی کرنا چاہے تو اس دوسری بیوی کے لیے پہلی بیوی کو طلاق دینے کی شرط رکھنا جائز نہیں؛ کیونکہ اس طرح وہ اپنی بہن پر زیادتی کا باعث بنے گی.

ح پہلی بیوی کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ خاوند سے دوسری بیوی کو طلاق دینے کا مطالبہ کرے، یا پھر بالکل اسے شادی کرنے ہی نہ دے.

ہماری شریعت مطہرہ کا حکم یہی ہے، لیکن اکثر لوگ اپنی جہالت یا دینی احکام کی تعظیم نہ کرنے کے باعث اس حکم کی مخالفت کرتے ہیں، اللہ تعالی انہیں ہدایت نصیب کرے.

سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کی پریشانی دور فرمائے، اور آپ کو اس کی توفیق دے جسے اللہ پسند کرتا ہے اور جس پر راضی ہوتا ہے.

واللہ اعلم.

اسلام سوال و جواب